روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 24 | بدھ 19 رمضان۔1417ھ 29 صلح 1376ھش 29 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کرو تا متقی بن جاؤ

ہم کیوں کر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیوں کر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ کیسی نعمت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے خدا کا مقرب کہلائے۔ آج کل زمانہ کس قدر پست ہمت ہے۔ اگر کوئی حاکم یا افسر کسی کو یہ کہہ دے کہ تو میرا دوست ہے' یا اس کو کرسی دے اور اس کی عزت کرے' تو وہ شیخی کرتا ہے۔ فخر کرتا پھرتا ہے' لیکن اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے (-) کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کرلیتا ہے۔ انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے' اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض' دوسرے نوافل' فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا۔ یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں' یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 9)

احساسات اور خیالات کی درستی کا ذریعہ کلام الٰہی ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ظاہری سامانوں کی فراوانی خوشی کا باعث نہیں ہوتی۔ دماغ کی پراگندگی دولت کو حقیر کر دیتی ہے۔ خیالات کی تکلیف ظاہری تکلیف سے بڑی ہوتی ہے۔ بچپن میں میں نے ایک ریڈر میں پڑھا تھا کہ ایک عورت کے بچے کو ایک جانور ایک پہاڑ کی بلند ترین چوٹی پر لے گیا۔ جب اس عورت کو معلوم ہوا تو وہ بے اختیار اس جانور کے تعاقب میں گئی اور اس چوٹی پر چڑھ گئی۔ بچہ کو حاصل کر لیا لیکن اب چوٹی سے اتر نہیں سکتی تھی۔ بمشکل اس کو اتارا گیا۔ وہ چوٹی جس پر لوگ عام حالات میں چڑھ نہیں سکتے تھے وہ عورت اس ماممتا کی ماری چڑھ گئی۔ اس عورت کے دل میں جو اپنے بچے کی محبت تھی اس نے جو انگیخت کی وہ کمزوری پر غالب آگئی اور وہ اس پر چڑھ گئی۔ پس معلوم ہوا کہ اصلی اور اعلیٰ درجہ کی چیز جو سب چیزوں میں عمدہ ہے۔ وہ خیالات کی صفائی ہے۔ ظاہری غلامی سے کہیں بڑی اور خوفناک غلامی خیالات کی غلامی ہے۔ خیالات سے جو بے اطمینانی ہوتی ہے ان کے باعث بادشاہوں نے اپنی بادشاہیوں کو چھوڑ دیا اور حکومت کی کوئی پروا نہ کی۔ بدھ نے بادشاہی اس لئے چھوڑی کہ وہ بادشاہی میں اطمینان قلب نہیں پاتا تھا۔ مسلمانوں میں بھی ایسے بادشاہ ہوئے ہیں جنہوں نے حکومتوں کو خیالات کی بے اطمینانی کی خاطر چھوڑ دیا۔

احساسات کی صفائی اور خیالات کی درستی کا ذریعہ کلام الٰہی ہوتا ہے۔ انسان کے خیالات پاک نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی طرف سے مدد نہ آئے۔ جن لوگوں نے محض اپنی کوشش سے پاک ہونا چاہا وہ اندھیرے میں ٹھوکریں ہی کھاتے رہے۔ اور آخر جب معلوم ہوا تو یہ کہ وہ بیمار ہیں۔ ان لوگوں کو خاص باتوں کی دھن ہو جاتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاک ہو رہے ہیں مگر وہ انجام کار نامراد ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک دھوکے میں پڑے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ جو خیالات رائج کرتے ہیں۔ وہ نہ ان کے لئے باعث تسلی ہوتے ہیں نہ دوسروں کے لئے بلکہ آزادی کی بجائے انہوں نے اپنے آپ کو اور دوسروں کو قید کر دیا۔ ان کے ذریعہ نہ حقیقی راحت ملتی ہے نہ اطمینان مل سکتا ہے۔ اطمینان اسی کو ملا ہے جس کو خدا کی آواز آئی اور اس کو راستہ بتایا۔ وہی تسلی پانے والے ہیں جنہوں نے ان سے تعلق پیدا کیا۔ جن کو خدا کی آواز آئی۔ اور ان کے ذریعہ جو صفائی خیالات حاصل ہوتی ہے وہ عام حالات سے بہت ارفع و اعلیٰ اور بالا ہوتی ہے۔

(از خطبہ 20 اپریل 1923ء)

توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم نعیم احمد طاہر صاحب ابن مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (لیکچرار گورنمنٹ ڈگری کالج وزیر آباد) کا نکاح مورخہ 26- دسمبر96ء کو سیالکوٹ میں عزیزہ صائمہ فخری صاحبہ بنت مکرم فخرالحق صاحب سیکرٹری امور عامہ شہر و ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم ناصر احمد صاحب سدھو مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ نے پڑھایا۔ نکاح اور ولیمہ میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

○○○

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ ثمارا بنت مکرم صبغت اللہ ایڈووکیٹ صاحب نے میٹرک میں سیالکوٹ بھر میں اول پوزیشن اور گوجرانوالہ بورڈ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے اور مندرجہ ذیل انعامات حاصل کئے ہیں ایک گولڈ میڈل پریس کلب کی طرف سے ڈپٹی کمشنر صاحب نے دیا اور چیئرمین گوجرانوالہ بورڈ نے 2 گولڈ میڈل ایک سلور میڈل ایک شیلڈ اور ایک کپ نیز 2500 روپے نقد انعام دئے۔ اس کے علاوہ بورڈ کی طرف سے 2200/- روپے سالانہ وظیفہ بھی لگایا گیا عزیزہ ثمارا محترم رحمت اللہ صاحب شاکر کی پوتی ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مقبول اختر صاحبہ اہلیہ محمد ظہیرالدین احمد صاحب پروپرائیٹر جی ٹی ایس بکسٹال لاہور مورخہ 17- جنوری 1997ء کو وفات پاگئیں۔ موصوفہ مکرم خالد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ضلع نارووال کی خوشدامنہ تھیں۔ ان کا جنازہ بیت المھدی گولبازار میں ظہر کے بعد ادا کیا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم خالد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ موصوفہ کے ایک داماد مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر و مشنری انچارج کے طور پر آئیوری کوسٹ میں خدمات سلسلہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

29- صلح 1376 ھش 29 - جنوری 1997ء

اپنی اور ساری مخلوق کی بہتری کا سوچیئے

خدا تعالیٰ واحد ہے اور لاشریک ہے۔ وہ اپنی مخلوق کو بہتر دیکھنا چاہتا ہے اور بہتر دیکھنے ہی کے لئے اس نے اس کی ہدایت کی خاطر کچھ احکام دئے ہیں۔ ان میں سے ہر حکم ایسا ہے کہ انسان جس قدر بھی اس کی اخلاص کے ساتھ پیروی کرے اس کی زندگی بہتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ تکاہل اور تساہل سے کام لے تو اور بات ہے لیکن جب انسان خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے لگتا ہے تو اسے ظاہراً طور پر محسوس ہوتا ہے کہ اس کی زندگی بہتر ہو گئی ہے اسے اطمینان حاصل ہونے لگتا ہے۔ وہ دنیوی جھگڑوں سے دور تر ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب اسے دوسروں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہر بات میں اچھا ہی سلوک کرتا ہے۔ لیکن سارے بندے ایک جیسے نہیں ہیں۔ سارے انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کر کے اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور پھر شکوہ یہ کرتے ہیں کہ ان کی زندگی ویسی بہتر نہیں جیسی ہونی چاہیئے۔

پس اس بات پر پوری طرح غور کر کے ہمیں اس نتیجہ پر پہنچ جانا چاہیئے کہ ہماری زندگی کی بہتری کا راز اس بات میں پوشیدہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں اور پھر خدا تعالیٰ کے سلوک کو دیکھ کر اور اس کے قریب ہوتے چلے جائیں۔ انسان کو یہ اہلیت دی گئی ہے کہ وہ نیکی پر قدم مارنا چاہے تو مارے۔ اور جو شخص نیکی پر قدم مارے گا وہ یقیناً اپنی زندگی کو بہتر بناتا چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ سے اس کی محبت میں ترقی ہونے لگے گی اور ترقی ہوتے ہوتے اسے یہ محسوس ہونے لگے گا کہ گویا خدا تعالیٰ اس کے اندر ہی سے بولتا ہے۔ چونکہ وہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنا چاہے گا اس لئے اس کا دل گواہی دے گا کہ خدا تعالیٰ اس کے اندر بولتا ہے اس کی ہدایت کے سامان مہیا فرماتا ہے۔

اگرچہ ہم خدا تعالیٰ کو اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ تو نہیں سکتے لیکن ہم اسے محسوس کر سکتے ہیں اور محسوس اس طرح کر سکتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ اس کا سلوک ہمیں اس کے وجود پر یقین دلاتا ہے اور ہمیں اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ہمارے دل میں پاکیزگی پیدا ہونے لگتی ہے اور یہ پاکیزگی بھی ہمارے اور خدا تعالیٰ کے تعلقات کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا باعث بنتی ہے۔

خدا تعالیٰ چونکہ لامحدود ہے اس لئے اس کی طرف جانے کا سفر بھی لامحدود ہے۔ اگر اس کی طرف جانے کے سفر کا نام نیکی رکھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ انسان کے لئے نیکیوں کا میدان انتہائی طور پر وسیع ہے۔ جتنے زندگی کے پہلو ہیں جتنے زندگی کے شعبے ہیں۔ جتنے لوگ ہمارے اردگرد بستے ہیں وہ سب ہماری نیکی کا محور بن سکتے ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہوتی ہے کہ ہمارے دل میں نیکی کا بیج بویا جائے۔ جب یہ بیج بویا جاتا ہے اور اگتا ہے تو اس کی شاخیں پھیلنے لگتی ہیں۔ ہمیں یکے بعد دیگرے نیکیوں کا خیال آنے لگتا ہے۔ ہمارا ہر خیال نیکی میں ڈھل جاتا ہے اور نیکی میں ڈھلا ہوا ہمارا ہر خیال ہمیں نیک کام کرنے کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہم سے اچھے اچھے کام سرزد ہوتے ہیں اور برے کاموں سے ہم میں دوری پائی جانے لگتی ہے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو نیک بنانے کے لئے کوشش کریں۔ نیک بن کر ہی ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے بندوں میں ممتاز ہو سکتے ہیں ایسا کرنے ہی سے خدا تعالیٰ کا تعلق ہم سے دوسروں کی نسبت زیادہ محبت کا ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر انسانی زندگی پر غور کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے قرب کے ہوتے ہوئے اسے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ یہی اس کا سہارا ہے یہی اس کی مدد ہے اور یہی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے سے آگے لے جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ دور ہونے کے باوجود ہمارے قریب ہو جاتا ہے اور اتنا قریب کہ وہ ہمارے اندر سے بولنے لگتا ہے۔

یہ بات کتنی اہم ہے لیکن اس کے لئے انسان کو کوشش کرنی پڑتی ہے۔ خدا تعالیٰ کو جاننے اور پہچاننے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کے امتیازی سلوک پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کے بندوں کی طرف دیکھ کر ان کی عادات اپنانے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ایسا کر سکیں اور ہمیں یقیناً ایسا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تو ہم اپنی زندگی کو بدلتا ہوا دیکھیں گے اور ہماری زندگی کا اس طرح بدلنا ہماری زندگی کے مقصد کے حصول میں مد ثابت ہو گا۔

پس آیئے ہم نیکی کے میدان کو وسیع سے وسیع تر کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر نیکی کے کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں۔ آج کل کے ایام جن میں سے ہم گزر رہے ہیں وہ نیکیاں کرنے ہی کے دن ہیں۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور اس کے بندوں میں ممتاز مقام پانے کے دن ہیں۔ جتنی ہم کوشش کریں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شامل حال ہو گا اور ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے چلے جائیں گے۔

خدا کرے کہ ان دنوں کا ایک ایک لمحہ ہماری بہتری کا باعث بنے۔ ایسی بہتری کا باعث جو ان محدود ایام کے گزر جانے کے بعد بھی ہمارے ساتھ رہے ہم اس سے مستفید ہوتے رہیں اور ہماری زندگی کی بہتری آگے سے آگے بڑھے۔ اس میں کسی قسم کی گراوٹ پیدا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ دین حق کی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہو گا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں۔ سیریں کریں کیوں کر جذبات نفس سے اضطرارا ٹھوکر نہ کھائیں گے بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے دین حق نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے۔ یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہو گی۔ دین حق کی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا۔ اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی۔ جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خود کشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔

یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے۔ ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بد نظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہو گا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اول ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو۔ اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات کے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم از کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔

ooo

سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں۔

جیسے آپ کی عادت تھی کہ سائل کو کبھی رد نہ کرتے تھے اور جس طرح آپ بدوں سوال کرنے کے بھی اہل حاجت کی مدد فرماتے یہ بھی آپ کی عادت شریف میں تھا کہ آپ سوال کی باریک در باریک صورتوں کو بھی خوب سمجھتے تھے۔ اور ایسے موقعہ پر بھی اپنی عطا سے کام لیتے۔

صاجزادہ سراج الحق صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے آپ کے پاس ایک خوب صورت ٹوپی بھیجی۔ جب یہ پارسل حضرت کی خدمت میں پہنچا تو اتفاق سے ایک ہندو صاحب بھی پاس موجود تھے۔ آپ نے پارسل کو کھولا تو وہ ٹوپی نکلی۔ اس ہندو نے اس ٹوپی کی بہت تعریف کی۔ آپ نے جب اس کے منہ سے ٹوپی کی تعریف سنی تو جھٹ وہ ٹوپی اسی کو دے دی۔

جب سے حضرت صاحب نے (-) اعلان کیا اور لوگوں کو یہ بھی علم ہوا کہ خدا تعالٰی نے آپ کو بشارت دی ہے کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" لوگ علی العموم آپ سے کپڑوں کا سوال کرتے تھے۔ اور آپ کبھی کسی کو جواب نہیں دیتے تھے۔ اور بعض اوقات یہ حالت ہو جاتی تھی کہ آپ کے بدن پر ہی کپڑے رہ جاتے تھے۔ باقی سب دے دیئے جاتے۔

صدقہ و خیرات تو آپ کی عادت میں بہت تھا۔ اور عام طور پر آپ کا معمول تھا کہ 1/10 حصہ صدقہ کر دیتے تھے۔ اس کے متعلق حضرت اماں جان کی ایک روایت حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد سیرت (-) میں لکھی ہے کہ

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ (-) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ صدقہ بہت دیا کرتے تھے۔ اور عموماً ایسا خفیہ دیتے تھے کہ ہمیں بھی پتہ نہیں لگتا تھا۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ کتنا صدقہ دیا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا بہت دیا کرتے تھے۔ اور آخری ایام میں جتنا روپیہ آتا تھا اس کا دسواں حصہ صدقہ کے لئے الگ کر دیتے تھے۔ اور اس میں سے دیتے رہتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے بیان فرمایا کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ دسویں حصہ سے زیادہ نہیں دیتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات اخراجات کی زیادت ہوتی ہے تو آدمی صدقہ میں کوتاہی کرتا ہے۔ لیکن اگر صدقہ کا روپیہ پہلے سے الگ کر دیا جائے تو پھر کوتاہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ روپیہ دوسرے مصرف میں نہیں آ سکتا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا اسی غرض سے آپ دسواں حصہ تمام آمد کا الگ کر دیتے تھے۔ ورنہ ایسے دینے کو تو اس سے بھی زیادہ دیتے تھے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ کیا آپ صدقہ دینے میں احمدی غیر احمدی کا لحاظ رکھتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ نہیں"

غرض آپ سراً و علانیتاً ہمیشہ جود و عطا میں مصروف رہتے اور جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا طریق تھا رمضان کے مہینے میں آپ کا ہاتھ بہت وسیع ہو تا تھا۔ اور اکثر حاجت مندوں کے گھروں میں پہنچاتے تھے۔ اور ایسے طریق پر کہ کسی دوسرے کو علم نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ لوگ آپ کے احسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے تھے۔

قادیان کے قریب سٹھیالی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جو قادیان سے تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ہو گا۔ وہاں سے ایک جٹ فقیر آیا کرتا تھا۔ اس کے دیکھنے والے بہت لوگ اب تک موجود ہیں۔ وہ بیت مبارک کی چھت کے نیچے آ کر کھڑکی کے پاس آواز لگایا کرتا تھا۔ جو بیت الفکر کی مغربی دیوار میں ہے۔ اس کی آواز یہ ہوتی تھی۔ غلام احمد ا روپیہ لینا ہے۔ یعنی اے غلام احمد (-) روپیہ لینا ہے اور وہ وہاں بیٹھ جاتا حضرت صاحب کسی کام میں بعض اوقات مصروف ہوتے اور آپ کی توجہ اس میں ہوتی۔ اور آپ اس کی آواز کو نہ سن سکتے۔ تو وہ ہر تھوڑی دیر کے بعد آوازیں لگاتا۔ اکثر لوگوں کو ناگوار معلوم ہوتا۔ اور کوئی اسے ٹوکتا تو وہ کہہ دیتا کہ "تمہارے پاس آیا ہوں" میں تو غلام احمد (-) سے مانگتا ہوں۔ حضرت کو اگر معلوم ہو جاتا کہ کسی نے اسے کچھ کہا ہے تو آپ ناپسند فرماتے اور ہنستے ہوئے اس کو روپیہ دے دیا کرتے تھے۔ اور یہ بھی آپ کا معمول تھا کہ سائل کو زیادہ دیر انتظار میں نہ رکھتے تھے۔

اسی طرح قادیان میں مرزا میراں بخش نام ایک مجنوں رہتا تھا۔ وہ کسی کو دکھ تکلیف نہ دیتا تھا۔ حضرت صاحب جب سیر کو نکلتے تو وہ آگے بڑھ کر کہتا۔ "مرزا جی میرا معاملہ دے دو۔ گویا وہ خراج وصول کرتا ہے۔ حضرت صاحب بہت اچھا کہہ کر اس کو کچھ نہ کچھ ضرور دے دیتے اور اس طرح پر پھر وہ آپ کے تمام خدام سے مستقل طور پر اپنا معاملہ وصول کر لیتا۔

ایک مرتبہ ایک سائل آیا۔ اس نے قادیان میں ایک پھیری لگادی۔ وہ صبح کو اٹھتا اور حضرت میر حامد شاہ صاحب کی نظم "ہو ناصر خدا تیرا میرے اے قادیان والے" پڑھا کرتا۔ اور کبھی کبھی "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظم پڑھتا۔ تمام قادیان میں چکر لگاتا جب وہ دوسری نظم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑھا کرتا تو حضرت مخدوم (-) جو مولانا مولوی عبد الکریم (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کو سخت ناگوار ہوتا۔ وہ فرمایا کرتے کہ یہ اس نظم کے پڑھنے کا اہل نہیں۔ کیونکہ یہ نظم ایک حقیقت اور حال ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وجود میں پائی جاتی ہے۔ جو کچھ اس نظم میں بیان کیا گیا ہے میں کسی دوسرے کے منہ سے غیرت کی وجہ سے سن ہی نہیں سکتا۔ چہ جائیکہ اس قسم کا عامی سائل پڑھتا پھرے یہ تو مخدوم (-) کی اس محبت اور عشق کی کیفیت ہے جو آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تھا۔

بہرحال اس سائل نے قادیان میں ایک چکر لگایا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس عرصہ میں متعدد مرتبہ اس کو بہت خوش کیا۔ لیکن وہ کہتا تھا کہ میرا پیالہ بھر دو۔ چنانچہ عید کے دن وہ بہت بڑا پیالہ لے کر آگیا اور بیت الحمد میں دروازہ کے قریب چادر بچھا کر بیٹھ گیا اور جب حضرت صاحب تشریف لائے تو سوال کیا کہ میرا پیالہ بھر دو۔ حضرت صاحب نے اس میں ایک روپیہ ڈالا اس روپیہ کا ڈالنا تھا کہ روپوؤں کا مینہ برس گیا اور مختلف قسم کے سکوں سے اس کا پیالہ بھر دیا گیا۔ جب حضرت صاحب نے اس کا سوال سنا تو متبسم ہوئے اور اس حالت میں وہ روپیہ ڈالا۔

آپ کی عادت جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے عام طور پر مخفی دینے کی تھی۔ مگر یہ عطا اعلانیہ تھی۔ اور وہ الدال علی الخیر کفاعلہ کی مصداق تھی۔

غرض سائل شاداں و فرحاں گھر کو چلا گیا اور پھر اس نے یہ طریق سالانہ اختیار کرنا چاہا۔ چونکہ گداگری کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے اس لئے اس کو ناپسند فرمایا۔ گو اس کو آپ نے کچھ نہیں کہا۔ مگر دوسرے لوگوں نے اس کو سمجھایا مگر گداگر لوگ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ پھر بھی وہ کبھی کبھی آجاتا اور کچھ لے ہی جاتا۔

اکثر لوگ اس قسم کے سائل بھی آجاتے جو عام طور پر سوال نہ کرتے۔ مگر رقعہ لکھ کر دے دیتے۔ اور کسی کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ اس نے سوال کیا ہے۔ لیکن جب حضرت صاحب اندر سے سائل کے لئے کچھ بھیجتے تو پتہ لگتا یا کبھی اندر تشریف لے جاتے وقت کہہ جاتے کہ تم بیٹھو میں آتا ہوں اور بعض لوگ اس خیال سے ٹھہر جاتے کہ حضرت صاحب آئیں گے تو معلوم ہو گا کہ آپ سائل کے لئے اس کی مطلوبہ چیز نقدی یا کپڑا لے کر آرہے ہیں۔

ooo

سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

حضرت قریشی محمد شفیع صاحب

(ولادت1878ء - بیعت1892ء - وفات1957ء)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرید خاص اور پہلے جانشین حضرت مولانا حکیم حافظ نور الدین صاحب نے 8 نومبر1909ء کو فرمایا:۔

"میری ایک بہن تھی ان کا ایک لڑکا تھا وہ پیچش کے مرض میں مبتلا ہوا اور مر گیا اس کے چند روز بعد میں گیا میرے ہاتھ سے انہوں نے کسی پیچش کے مریض کو اچھا ہوتے ہوئے دیکھا مجھ سے فرمانے لگیں کہ بھائی تم اگر آجاتے تو میرا لڑکا بچ ہی جاتا میں نے ان سے کہا کہ تمہارے ایک لڑکا ہوگا اور میرے سامنے پیچش کے مرض میں مبتلا ہو کر مرے گا چنانچہ وہ حاملہ ہوئیں اور ایک بڑا خوب صورت لڑکا پیدا ہوا پھر جب وہ پیچش کے مرض میں مبتلا ہوا ان کو میری بات یاد تھی مجھ سے کہنے لگیں کہ اچھا دعا ہی کرو میں کہا کہ خدا تعالیٰ آپ کو ایک اور لڑکا دے گا لیکن اس کو تو اب جانے ہی دو چنانچہ وہ لڑکا فوت ہو گیا اور اس کے بعد ایک اور لڑکا پیدا ہوا جو زندہ رہا اور اب تک زندہ بر سر روزگار ہے یہ الٰہی غیرت تھی"

(مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین ص78-177)

حضرت امام اول کا وہ بھانجا جو مرنے والے لڑکے کے عوض میں ملا یعنی خدا تعالیٰ کی توحید کی غیرت کے نتیجے میں پیدا ہوا اور لمبی عمر پائی ان کا نام قریشی محمد شفیع صاحب تھا خاکسار کے والد میاں فضل الرحمان بسمل (وفات یافتہ) کے ایک اور لڑکا پیدا ہوا جو زندہ رہا کو انڈر لائن کر کے کتاب کے حاشیے پر لکھا ہے "حضرت قریشی محمد شفیع صاحب (رفیق خاص) میانوالی اور بھیرہ کی تاریخ احمدیت میں حضرت قریشی محمد شفیع صاحب (رفیق بانی سلسلہ احمدیہ) کے حالات زندگی تحریر فرمائے ہیں۔ والد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت قریشی محمد شفیع صاحب (ولادت 1878ء بیعت 1892ء وفات 1957ء) آپ قریشی مولوی نور الدین صاحب کے حقیقی بھانجے تھے اور قریشی کامل دین صاحب کے (جو کہ بڑے نیک منش، سخی اور مخیر احمدی تھے) فرزند ارجمند تھے محترم قریشی محمد شفیع صاحب بھی رفقاء خاص میں سے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کے مکان کے ساتھ ہی آپ کا مکان تھا حضرت صاحب کا مکان (بیت) نور (بھیرہ) میں منتقل ہو چکا ہے قریشی محمد شفیع صاحب نے بھی اپنا مکان توسیع (بیت) مذکور کے لئے ہبہ کر دیا ہے آپ میانوالی میں بطور اوورسیر ملازمت کرتے تھے وہیں مقیم ہو گئے آپ بہت ضعیف ہو گئے تھے اس لئے مکان برائے (بیت) ہبہ کر کے دینے کے لئے جماعت احمدیہ بھیرہ کو لکھا کہ کسی نمائندہ کو بھیجیں تاکہ میانوالی میں مختار نامہ تحریر کر دیا جائے اس کام کے لئے جماعت بھیرہ نے اس عاجز کا انتخاب کیا پس میرے حق میں (مختار نامہ) تحریر ہوا بھیرہ آکر وہ جائیداد جماعت احمدیہ کو رجسٹری کر کے دے دیا دعا ہے اللہ کریم احمدیہ بیت نور کو وسیع تر کرے نیز اتنے احمدی (عبادت گزار) ہوں کہ (بیت) ہمیشہ معمور رہے (اے اللہ تو ایسا ہی کر)

حضرت قریشی محمد شفیع صاحب کو (دعوت الی اللہ) کا بڑا شوق تھا (حاشیہ مکرم ملک منظور حسین صاحب منظور ایم اے ایم او ایل نے مجھے بتایا کہ وہ زمانہ طالب علمی میں میانوالی میں محترم قریشی صاحب کو دیکھا کرتے تھے کہ سر بازار (دعوت الی اللہ) کرتے تھے ان کا چہرہ جو سرخ و سفید تھا جوش (دعوت الی اللہ) میں کابلی انار کی طرح چمکنے لگتا تھا بندہ نے بھی نوٹ کیا تھا کہ واقعی آپ احمدیت کے لئے غیرت مند تھے) آپ کے فرزند قریشی احمد شفیع صاحب بھی بہت مخلص احمدی ہیں میانوالی میں تجارت پیشہ ہیں ان کے بچے بھی بفضل خدا اپنے باپ دادا کی طرح بہت مخلص ہیں اللہ تعالیٰ سب کو خوش و خرم رکھے اور خدمت دین کی توفیق دے۔

حضرت قریشی محمد شفیع صاحب کے منجھلے فرزند مکرم قریشی غلام احمد صاحب (ولادت 1907ء) میرے محسن تھے تعلیم سے فارغ ہو کر ضلعدار نہر مقرر ہوئے آپ بھیرہ میں بھی متعین رہے بڑے مخلص اور پرہیز گار تھے 1939ء میں جب کہ بندہ موضع سالم میں ٹیچر تھا آپ میری دلی خواہش کے مطابق وہاں تبدیل ہو کر آئے۔ ایک احمدی پٹواری (نہر) میاں بدر دین صاحب جو کہ مولوی عبد اللطیف صاحب (مربی) مشرقی افریقہ کے والد ماجد تھے) وہاں موجود تھے اس کے علاوہ ایک معمر بزرگ ریٹائرڈ ٹیچر غلام رسول صاحب نے بھی بفضلہ بیعت سلسلہ کر لی تھی جو کہ تازیست تحریک جدید دفتر اول کا چندہ ادا کرتے رہے اس طرح وہاں ایک مختصر جماعت احمدیہ قائم ہو گئی تھی محترم قریشی صاحب کے آنے سے ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہم مل کر (عبادتیں) پڑھتے تھے درس و تدریس اور اجلاس بھی ہوتے تھے انہی دنوں عاجز نے وصیت بھی کر لی تھی۔ مکرم احمد شفیع صاحب موصوف کی شادی (بھی) محترم قریشی نجم الدین صاحب کی نواسی سے ہوئی تھی میرے ہاں لڑکا (عبد اللطیف) تولد ہوا تھا۔ غرضیکہ وہ بڑے خوشی کے دن تھے مزید خوشی یہ ہوتی کہ مکرم قریشی غلام احمد صاحب کی شادی بھی مکرم و معظم حضرت حافظ عبد العلی صاحب وکیل سرگودھا رفیق خاص برادر حقیقی حضرت مولوی شیر علی صاحب کی صاحبزادی روشن بخت سے ہوئی تھی

اللہ تعالیٰ نے قریشی غلام احمد صاحب کو بڑا غنی دل دیا تھا۔ رشوت ہرگز نہ لیتے تھے نہ کبھی نفسانی جوشوں سے مغلوب ہوتے تھے خداوند کریم نے ان کو ترقی پر ترقی دی کلکٹر سے بھی بڑے عہدہ تک پہنچے پھر ریٹائر ہو کر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مختار عام بنے وہاں مکان بنایا مگر افسوس آپ 1970ء کے وسط میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہوئے ربوہ میں ہی تدفین ہوئی۔

حضرت قریشی محمد شفیع صاحب کے ساتھ آپ کے دو بیٹوں کا ذکر بھی ہو گیا ہے۔ سنا ہے کہ حضرت قریشی غلام احمد صاحب امامت احمدیہ کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے اور اس سلسلہ میں کسی جسمانی رشتہ کی پرواہ نہ کرتے تھے امامت ثانیہ کے دوران ان کے ایک عزیز (جن کو حضرت امام جماعت الثانی جماعت سے علیحدہ کر چکے تھے) کا خط ان کے نام آیا۔ انہوں نے وہ خط پڑھے بغیر سپرد آگ کر دیا اور زندگی بھر ان کا نام بھی سننا گوارہ نہ کیا یہ واقعہ ان کے فرزند ارجمند جو ربوہ میں ایک بینک کے مینجر ہیں نے بیان کیا اللہ تعالیٰ حضرت امام اول کی اس بہن اور ان کے بیٹے اور پوتوں کے درجات بلند فرمائے اور اگلی نسلوں کو ان کی نیکیوں کا وارث بنائے اور امامت احمدیہ کے قدموں میں رکھ کر مقبول خدمت دین کی توفیق دے اور خدا تعالیٰ کی توحید کے لئے ہمیشہ غیرت دکھانے والا بنائے۔ جیسا کہ سن بیعت سے ظاہر ہوتا ہے حضرت قریشی محمد شفیع صاحب نے صرف چودہ برس کی عمر میں بیعت کی تھی دراصل بیعت کروانے والے حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب تھے جو رشتہ میں حضرت قریشی محمد شفیع صاحب کے حقیقی ماموں تھے حضرت مولوی نور الدین صاحب کو ایک کثیر تعداد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دامن سے وابستہ کرنے کی توفیق ملی تھی اس لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت مولوی صاحب کا اپنی کتب میں بڑی ہی محبت سے تذکرہ کیا ہے اور یہی کیفیت آگے امام الثانی کی رہی حضرت امام الثانی نے بھی اپنی تحریرات اور تقاریر میں بڑی کثرت سے حضرت امام الاول کا ذکر فرمایا ہے اور بڑی محبت سے فرمایا ہے بلکہ حضرت امام الثانی ہر عید پر ایک جانور حضرت امام اول کی طرف سے قربانی دیا کرتے تھے حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت امام اول نے ساری برکتیں اپنے آقا و مطاع حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ہی پائیں اور اس کا کئی بار اظہار فرمایا ایک موقع پر فرمایا "ہماری بابت کچھ بھی خیال نہ کرو۔ ہم کیا اور ہماری ہستی کیا۔ ہم اگر بڑے تھے تو گھر رہتے پاکباز تھے تو پھر امام کی ضرورت ہی کیا تھی.... ایک ہی مقتداء اور مطاع اور امام ہے... اللہ کی قسم جب سے مجھے ان کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے انہوں نے مجھے ہدایت میں بڑھایا ہے (-) اور کتنے ہی نہایت مشکل اور مبہم مسائل تھے جو آپ نے مجھ پر روشن اور واضح کئے اور میں آپ ہی سے ان کی حقیقت سمجھ کر بیدار ہوا...... میں کسی صادق کی آواز کا منتظر تھا کہ ناگاہ حضرت مولف براہین احمدیہ (-) کی بشارت پہنچی پس میں حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی فراست سے معلوم کر لیا.... اس پر میں نے خدا کی آواز پر لبیک کہی اور اس کے احسان عظیم پر سجدات شکر بجالایا اور آپ کے غلاموں

باقی صفحہ 6 پر

حسنِ اعجاز

بطونِ خاک سے برق و شرر نکل آئے
جمودِ سنگ سے گلہائے تر نکل آئے

وہ سر زمیں جو کہ صدیوں غبارِ راہ رہی
اُسی پہ پھول- ستارے- قمر نکل آئے

رُکا ہوا تھا تو تنہائیوں کا شکوہ تھا
مَیں چل پڑا تو کئی ہم سفر نکل آئے

نہ ترک کر یہ جہادِ کبیر- ممکن ہے
ہجومِ ظلمتِ شب سے سَحر نکل آئے

عجب سرشت کے مالک ہیں تیرے دیوانے
اِدھر اگر کبھی ڈوبے- اُدھر نکل آئے

ماہنامہ تحریک جدید مئی 1987ء — عبدالسلام اختر- ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

"بچوں کے اخلاق کس طرح درست ہو سکتے ہیں" کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خطبہ فرمودہ 12- جون 1925ء میں فرماتے ہیں۔

میں نے پچھلے ایام میں درستی اخلاق کے متعلق متواتر کئی خطبے پڑھے ہیں۔ ان میں سے خصوصیت کے ساتھ دو خطبے ایسے تھے۔ جو بچوں کی اصلاح اور ان کے اخلاق کی درستی اور ان کی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا۔ ان کے اخلاق کی درستی اور اصلاح کا بہترین موقع بچپن کا زمانہ ہے۔ اسی واسطے میں نے اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اس قیمتی وقت سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کو ضائع نہ ہونے دینا چاہئے۔ نیز یہ کہ اس زمانہ میں جتنا گہرا اثر انسان کی طبیعت کے اندر پیدا ہو سکتا ہے بڑی عمر میں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس زمانہ میں بچوں کی اخلاقی درستی میں کوتاہی نہ کرنا چاہئے۔

(عبادت) باجماعت کی بھی بچوں کو پختہ عادت ڈالنا چاہئے۔ اور کوئی (عبادت) باجماعت رہ جانے سے ایسا احساس ہونا چاہئے کہ گویا کوئی قیمتی چیز ان کے ہاتھ سے ضائع ہو گئی ہے۔ اگر ان کے اندر (عبادت) باجماعت رہ جانے سے افسوس اور ندامت پیدا نہ ہو تو پھر یہ عادت نہیں کہلائے گی۔ یا اس کو ہم پابندی نہیں کہہ سکتے۔ میں دو قسم کے لفظ بول رہا ہوں ایک عادت ہوتی ہے ایک پابندی۔ جو دو قسم کے ایمانوں کے ماتحت ہوتی ہے۔ عادت تو یہ ہے کہ انسان کو شوق نہیں ہوتا لیکن وہ اس کی عادت ڈالتا ہے اور ایک یہ کہ اس کو شوق ہوتا ہے اور شوق سے اس کی پابندی کرتا ہے۔

پس خواہ کسی کو پوری عادت ہو جائے یا پوری پابندی اختیار کرے۔ دونوں صورتوں میں (عبادت) باجماعت کے رہ جانے سے افسوس کرے گا اور غم کھائے گا۔ خواہ بیماری کی وجہ سے ہی کیوں نہ رہ جائے اور میں اپنے ان طالب علموں سے صرف یہی امید نہیں رکھتا کہ وہ خود (عبادت) باجماعت کی پکی عادت یا پابندی اختیار کریں گے بلکہ میں یہ بھی امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی جو ان کے زیر اثر ہیں (عبادت) باجماعت کا عادی بنائیں گے بلکہ اپنے حلقہ اثر کو اور بھی زیادہ وسیع کریں گے تاکہ کوئی ان کے مقابلہ کی جرأت ہی نہ کر سکے۔ اور ان کے ملنے والے ان کا نمونہ اختیار کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں اور وہ سمجھ لیں کہ ان سے ملے رہنے کی ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ وہ ان جیسے بنیں۔ اس طریق سے مل کر بیٹھنے والے تعلقات رکھنے والے تو کم از کم شعار (دین حق) کی پابندی کے لئے مجبور ہوں گے۔ ان کی مجبوری ایسی نہیں ہو گی جو سختی اور تشدد کا نتیجہ ہو۔ بلکہ انسان میں یہ فطرتی بات ہے کہ جو کچھ وہ دوسروں کو کرتے دیکھتا ہے۔ اس کے دل میں بھی اس کا احساس ہوتا ہے۔ آج سے پہلے سکول کی حالت یہ تھی کہ تمام طالب علم (عبادت) کے بہت پابند ہوتے تھے اور جو کمزور ہوتے تھے وہ بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی (عبادت) باجماعت کے پابند ہو جاتے تھے۔ اگر پھر بھی کوئی رہ جاتے تھے تو سکول میں چاروں طرف سے ان کی اس حرکت پر اس قدر ملامت شروع ہو جاتی کہ شاذو نادر ہی کوئی ایسا ڈھیٹ ہوتا ہو گا جو اپنی عادت کو نہ چھوڑے۔ مگر یہ اثر تبھی ہو سکتا ہے کہ ہر ایک طالب علم احمدیوں کا سا شعار اختیار کرے۔ اگر ہر ایک احمدیت کے شعار کو اختیار نہیں کرتا تو چند ایک کا ایسا کرنا احمدیت کا معیار نہیں ٹھہر سکتا۔ اور نہ اس کا دوسروں پر کچھ اثر ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

اگر تمام طالب علم (عبادت) باجماعت کی پکی عادت ڈال لیں اور پورے پابند ہو جائیں تو کمزوروں کے اندر خود بخود اس کا احساس پیدا ہو جائے گا۔ پہلے ان کی اپنی اصلاح ہو گی اور پھر اس کا اثر ان کے ملنے والے لڑکوں پر ہو گا۔ اور اس طرح ان کا حلقہ اثر سکول کے لڑکوں سے باہر تک وسعت پکڑ جائے گا۔ بلکہ اگر طالب علم ہمت اور جرأت سے کام لیں تو وہ بڑوں کے لئے بھی نمونہ بن سکتے ہیں اور لوگ عام طور پر ان کی اتباع کریں گے۔ اس بات کے بیان کرنے کے بعد کہ سب سے پہلے ہمارے طلباء دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ تاکہ بڑوں میں سے بھی جو (عبادت) باجماعت کے ادا کرنے میں سست ہیں۔ ان کے نمونہ سے شرمائیں اور ان کے اندر بھی پابندی کا احساس ہو۔

اس وقت میں دو اور باتیں بھی بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ بھی اخلاق کی درستی کے لئے ہی ہیں۔ دنیا میں اخلاق کی درستی دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک تو ایمان کے ذریعے سے۔ کہ جس وقت اس سے کوئی بد اخلاقی سرزد ہوتی ہے ایمان کی وجہ سے فوراً چوکس اور ہوشیار ہو جاتا ہے۔ گویا سوتا تھا۔ پھر یکلخت جاگ اٹھتا ہے اور ایک اخلاق کی درستی عادت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور عادت بھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک عادت وہ ہوتی ہے جو اپنی ذات میں اچھی ہوتی ہے۔ اور ایک عادت وہ ہوتی ہے جو اپنی ذات میں بری ہوتی ہے۔ اور پھر جو عادت اپنی ذات میں اچھی ہوتی ہے اس سے اور اچھی عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جو اپنی ذات میں بری ہوتی ہیں اس سے اور بُری عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ پس وہ اچھی اور نیک عادت کہ جس سے اور بھی اچھی اور نیک عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ انسان طبعًا اس کی پچ اور عزت کرتا ہے اور جب وہ اپنے آپ کو اس نیک عادت کی طرف منسوب سمجھتا ہے تو اس کی غیرت اس کے خلاف کرتے ہوئے اس کو ملامت کرتی ہے اور وہ مجبور ہوتا ہے۔ کہ اپنا سائن بورڈ

باقی صفحہ 7 پر

شیخ محمود احمد- لاہور

مکرم اللہ دتہ صاحب آف چاہ گھنے والا- ملتان

تاریخ احمدیت میں ایسے ایسے انسان گزرے ہیں اور گزر رہے ہیں کہ جو اللہ کریم پر سچا ایمان رکھنے والے تھے۔ ان میں سے ایک مکرم اللہ دتہ صاحب بھی تھے۔ یہ ان پڑھ تھے محکمہ انہار میں ان کی ملازمت رہی۔ ملتان میں سپرنٹنڈنگ انجینئر (S.E) ڈیرہ جات سرکل میں بھی متعین رہے۔ یہ تعین ان کا جمعدار کی حیثیت کا تھا۔ لیکن ان کی اصل پوسٹ "شتر سوار" کی تھی۔ انگریز کے زمانے میں جب آفیسر دورے پر جاتے تھے تو شتر پر ان کی ڈاک لے جانے کا انتظام ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ ایسا زمانہ تھا کہ سڑکیں نہ تھیں۔ ریتیلے اور بنجر کلر علاقوں سے گزرنا ہوتا تھا۔ جہاں اونٹ پر ہی سفر ممکن ہوتا تھا۔

سب ڈویژنل آفیسر (S.D.O) سے لے کر چیف انجینئر تک ان کو عزت و قدر ملی۔ بلکہ محبت حاصل رہی کیونکہ وہ ایک بلند اخلاق رکھنے والے زمیندار تھے۔

مجھے بھائی اللہ دتہ صاحب کے متعلق ایک واقعہ یاد ہے۔ کہ ان کے ساتھیوں نے اس وقت کے ایک انگریز آفیسر کے کان بھرے کہ جب وہ آفیسر دورے پر ہوتا ہے تو اللہ دتہ اس کی چارپائی پر اس کے بستر پر سوتا ہے۔

اس انگریز آفیسر نے حقیقت جاننے کے لئے اپنے دورے کو چھوڑ کر اچانک آدھی رات کے وقت آن دروازہ کھٹکھٹایا۔ لیکن اس نے یہ دیکھا کہ اللہ دتہ فرش پر اپنا بستر لگائے پڑا ہے۔ پاکستان بن چکا تھا۔ اور انگریز افسران کی جگہ دیسی لوگوں نے لے لی تھی اس دوران ایک سب ڈویژنل آفیسر (S.D.O) کی اللہ دتہ نے مالی مدد کی تھی یعنی ضرورت پر اس ایس ڈی او کو کچھ پیسے غالبًا ادھار دے دیئے تھے۔ یہ ایس ڈی او بالآخر چیف انجینئر انہار بنا۔

یہ چیف انجینئر (C.E) اللہ دتہ کی نیکی کو نہ بھولا پھر ساری ملازمت کے دوران جب کبھی بھی اللہ دتہ نے عملہ کے کسی حاجت مند کے لئے سفارش کی وہ حاجت مند خواہ افیسر یا ادنیٰ چپڑاسی۔ اس چیف انجینئر (C.E) نے اللہ دتہ کی سفارش رد نہ کی۔

بھائی اللہ دتہ ایک نافع الناس انسان تھا۔ جس نے اپنے پر احمدیت کا ایسا رنگ چڑھا رکھا تھا کہ اللہ دتہ پر ہمعصروں کا اعتماد و اعتبار بنا رہا۔

مکرم اللہ دتہ صاحب تحفے تحائف دینے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ وفاشعاری اتنی تھی کہ ریٹائر ہونے کے بعد آخر عمر تک اس چیف انجینئر (C.E) سے بطور خاص مراسم قائم رکھے۔ ملتان سے لاہور آتے تحفے' دیسی گھی' آم وغیرہ ساتھ لاتے۔ اس سی- ای (C.E) کو بھی دے جاتے حصہ رسدی آم ہم عاجزوں کو بھی عطا کر جاتے۔

مکرم اللہ دتہ صاحب نے اپنے ایک لڑکے کو احمدیہ سکول قادیان میں داخل کیا تھا۔ جو چھ آٹھ ماہ بورڈنگ احمدیہ میں رہا۔ لیکن اس کا دل نہ لگا اور وہ واپس اپنے گاؤں چلا گیا۔ بھائی اللہ دتہ کی یہ حسرت دل میں ہی رہی کہ ان کا کوئی بیٹا دین کا علم پڑھ کر خادم دین نہ بن سکا۔

ملتان سے چند میل پر ان کی کاشتی زمین تھی جو کنوئیں کے پانی سے سیراب ہوتی تھی ان کا یہ کنواں "چاہ گھنے والا" کے نام سے معروف تھا۔ بھائی اللہ دتہ قد کاٹھ کے آدمی تھے صاف گو صاف دل کے انسان تھے۔ مخلص احمدی تھے۔

اپنی عمر کے آخری حصے میں چوہدری عبدالشکور وفات یافتہ مالک ریڈیو الیکٹرک سنٹر صدر بازار ملتان چھاؤنی سے ملے۔ پرانی تعلقداری انسان کو انسان کے پاس کھینچ لاتی ہے عبدالشکور اور سائنس کی دنیا کا بڑا انسان باہم تایا چچا زاد بھائی تھے۔ اور دونوں ایک دوسرے کے بہنوئی بھی تھے۔ یعنی دوہرے تہرے رشتے رکھتے تھے۔

برادرم عبدالشکور کا بندہ کو خط ملا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ مکرم اللہ دتہ صاحب انہیں ملنے آئے اور کچھ یادوں نے ایسی رقت پیدا کر دی کہ اللہ دتہ صاحب بہت روئے۔ شیخ فضل الرحمان اختر سے ان کو بہت محبت تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ملتان کی جماعت ابھی چھوٹی سی تھی اور اس وقت کے احمدی ایک دوسرے کے لئے ترسے ہوئے ہوتے تھے۔

مکرم محمد اسماعیل صاحب جھنگ گھمیانہ میں سٹیشن ماسٹر بھی متعین رہے تھے اس دوران مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد چوہدری محمد حسین صاحب اور تایا جان چوہدری غلام حسین صاحب اور محمد اسماعیل صاحب کے باہم روابط پیدا ہوئے۔

چوہدری محمد حسین والد بزرگوار ڈاکٹر عبدالسلام اپنی ملازمت کے سلسلے میں بہت عرصہ تک ملتان قیام پذیر رہے۔ بندہ بھی قیام پاکستان پر اپنے بھائی شیخ فضل الرحمان اختر کے پاس رہا۔ چوہدری غلام حسین صاحب اور محمد اسماعیل صاحب کے خاندانوں کی باہم میل ملاقات بڑھتی ہی رہی۔ یوں بندہ کی عبدالشکور صاحب سے دوستی تھی اور ملتان چھاؤنی میں ان سے مجلس رہتی تھی۔

مکرم اللہ دتہ کے ذکر خیر سے کتنی چیدہ ہستیوں کا ذکر خیر بھی لکھنے پڑھنے میں آگیا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○○○

بدی کو حسن سے دور کرنے کی کوشش کرو

بدی دیکھو تو حسن سے اس بدی کو دور کرو۔ نفرت سے بدی کو دور کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ بدی تو ایک بدصورت اور بدزیب چیز ہے اس کا علاج حسن ہے۔ انتقامی جذبے کی تصویر ابھرتی ہے کہ اگر کسی ناک پر پھوڑا ہو تو انسان پھوڑے کا علاج کرنے کی بجائے ناک کو ہی کاٹ دے۔ صحیح طریق یہ ہے کہ پھوڑے کے زخم کو بھرنے کی کوشش کی جائے اس کو کہتے ہیں نقص کو حسن سے بدلنے کی کوشش۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

یوم جمہوریہ پر فاروق عبداللہ کا فرار

بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے عملاً اپنی شکست تسلیم کرلی ہے اور بھارتی افواج کے مہینہ بھر کے حفاظتی اقدامات کے باوجود وہ بخشی سٹیڈیم میں آکر یوم جمہوریہ کی تقریب میں شرکت نہیں کریں گے۔ انہوں نے اپنی جگہ سینئر وزیر کو آگے کر دیا ہے جو یوم جمہوریہ کے موقع پر سلامی لیں گے۔ سیکیورٹی ایجنسیوں نے وزیر اعلیٰ کو تقریب میں شرکت کرنے سے روک دیا۔ مقبوضہ کشمیر میں ہائی ریڈ الرٹ اور غیر اعلانیہ کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ بھارتی فوج گھر گھر تلاشی کے باوجود مجاہدین کو روکنے میں ناکام رہی۔ خفیہ ایجنسیوں نے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ کی جان کی حفاظت کی ذمہ داری لینے سے انکار کر دیا۔ اس کی وجہ سخت ترین حفاظتی انتظامات کے باوجود جمعہ کے روز بخشی سٹیڈیم پر مجاہدین کا راکٹوں سے حملہ تھا۔ گزشتہ رات سٹیڈیم میں کئی دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔

نئی دہلی میں بھی یوم جمہوریہ کے موقع پر سخت حفاظتی اقدامات کیے گئے تھے۔

مقبوضہ کشمیر' کی ریاستی اسمبلی میں کانگریس کی لیڈر مس محبوبہ مفتی نے بھارتی افواج کے ظلم و ستم پر فاروق عبداللہ کی حکومت پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ جب سے وادی میں انتخابات ہوئے ہیں عام لوگوں کی مشکلات میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم ایچ ڈی دیوی گاؤڑا کی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل میں سنجیدہ نہیں ہیں۔

اطلاعات کے مطابق مجاہدین آزادی نے مقبوضہ علاقے میں بھارت کے یوم جمہوریہ کی تقریبات میں رکاوٹیں ڈالنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ ادھر بھارتی فوج پیرا ملٹری فورس اور بارڈر سیکیورٹی فورس مقبوضہ علاقے میں دن رات گشت کر رہی ہے۔ سری نگر میں غیر اعلانیہ کرفیو کے نفاذ سے لوگوں کو سحری کے وقت بھی گھروں سے نکلنے نہیں دیا جاتا۔

○○○

مصر میں شیطان کی پرستش

مصر میں ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو شیطان کی پرستش کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ عرب دنیا سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت انگریزی روزنامے گلف نیوز نے مصر میں ایک "شیطانی فرقے" کی موجودگی کا انکشاف کیا ہے۔ اس فرقے کے افراد شیطان کی پرستش کرتے ہیں۔

اخبار نے مصری سیکیورٹی حکام کے حوالے سے بتایا ہے کہ گزشتہ دنوں ایسی اطلاعات موصول ہونے کے بعد بڑے پیمانے پر سیکیورٹی حکام نے کارروائی کرتے ہوئے اس فرقہ کے 76۔ افراد کو گرفتار کر لیا۔ تاہم بعد ازاں 31۔ افراد کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ اس فرقے کے 20۔ افراد تاحال مفرور ہیں اور ان کی گرفتاری کے لئے حکام پر سخت دباؤ ڈالا جا رہا ہے مصر کے وزیر داخلہ حسن الالفی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس فرقے کے ارکان کی عمریں 16 سے 28 برس کے درمیان ہیں۔ اور بیرونی دوروں کے دوران گمراہ کن مواد کے ذریعے شیطانی نظریات ان کے ذہنوں میں سمو دیئے جاتے ہیں۔

○○○

اقوام متحدہ میں اصلاحات

امریکہ نے ایک ارب ڈالر کا اقوام متحدہ کا چندہ اس لئے روک رکھا تھا کہ اس کا مطالبہ تھا کہ اقوام متحدہ میں اصلاحات کی جائیں۔ نئے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان نے وعدہ کیا ہے کہ وہ عالمی ادارے میں اصلاحات کریں گے۔ ان اصلاحات کا مطلب یہ ہے کہ عالمی ادارے کے کاموں میں غیر سرکاری تنظیموں اور سول اداروں کو بھی شامل کیا جائے۔

چنانچہ اقوام متحدہ میں اس مقصد کے نئے ایک گروپ قائم کیا گیا ہے جو عالمی ادارے میں اصلاحات کا جائزہ لے گا۔ پاکستان کے سفیر برائے اقوام متحدہ احمد کمال سے متفقہ طور پر درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس گروپ کی سربراہی قبول کر لیں۔ یہ گروپ اس سال اقوام متحدہ میں اصلاحات کے پروگرام کی نگرانی کرے گا۔ احمد کمال نے یہ پیشکش قبول کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بات اہم ہے کہ ممبر ملکوں نے اقوام متحدہ کی کارروائیوں میں غیر سرکاری تنظیموں کے بنیادی کردار کو تسلیم کر لیا ہے۔

○○○

رابن رافیل کا عہدہ ختم کر دیا گیا

جنرل ضیاء کے طیارے میں حادثے کے نتیجہ میں ضیاء الحق کے ساتھ ہی موت سے ہمکنار ہونے والے امریکی سفیر برائے پاکستان مسٹر رافیل کی بیوہ رابن رافیل جنہوں نے چند دن قبل ہی نائب وزیر خارجہ کے طور پر پاکستان کا دورہ کیا تھا اپنے عہدے سے فارغ کر دی گئی ہیں۔ وہ نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا کے طور پر ماضی میں کئی بار پاکستان کا دورہ کر چکی ہیں۔ امریکہ کی نئی وزیر خارجہ مسز میڈیلین ایلبرائٹ نے اپنے عہدہ کا چارج سنبھالنے کے فوراً بعد جو کام کئے ہیں ان میں سے ایک مسز رابن رافیل کو ان کے عہدے سے فارغ کرنا ہے۔ ان کی جگہ پر اب راک انڈفر جنوبی ایشیا کے لئے نائب وزیر خارجہ ہوں گے۔

چوہدری خالد سیف اللہ خان نمائندہ الفضل انٹرنیشنل (آسٹریلیا)

مکتوب آسٹریلیا

بچیوں پر ظلم۔ آج بھی جاری ہے

ایام جاہلیت میں لوگ بچیوں کو زندہ زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے۔ یہ دلدوز ظلم آج بھی مختلف شکلوں میں جاری ہے۔ اس سلسلہ میں جو اعداد و شمار انڈیا' چین' تائیوان سے اکٹھے کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ملکوں میں آج بھی بے شمار لوگ ہیں جو بچیوں کو بوجھ سمجھتے ہیں اور دوران حمل ٹیسٹ کے ذریعہ اگر پتہ لگ جائے کہ بچی آرہی ہے تو حمل کو ضائع کروا دیتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ہاں صرف بیٹے ہی پیدا ہوں۔ جہاں مغربی ملکوں میں بچے اور بچیوں کی تعداد تقریباً برابر ہوتی ہے وہاں مذکورہ بالا ممالک میں 106 تا 114 لڑکوں کے مقابلہ میں 100 لڑکیاں ہیں۔ چونکہ ان ملکوں کی آبادی کروڑوں میں ہے وہاں پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد جو بچیاں ماردی جاتی ہیں ان کی تعداد لاکھوں میں جا پہنچتی ہے۔ عورت کے ساتھ تعصب کا یہ حال ہے کہ انڈیا میں کثرت سے ایسے خاندان ہیں جو غذا کی کمی کا شکار ہیں ان میں جب تک مرد اور لڑکے پیٹ بھر کر کھانا نہ کھا لیں عورتوں اور بچیوں کو کھانے کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ صرف انڈیا میں 1981ء تا 1991ء کے دوران ایک اندازے کے مطابق دس لاکھ بچیاں پیدائش سے پہلے ہی ختم کر دی گئیں۔ اسی عرصہ میں مزید چالیس لاکھ بچیاں اپنی عمر کے پہلے چار تا چھ سال کے عرصہ میں "غائب" کر دی گئیں یعنی ہر ہزار میں سے 36 لڑکیاں آبادی سے "غائب" ہو گئیں۔ خیال تھا کہ چونکہ کافی بچیاں اب پیدائش سے پہلے ہی غائب کر دی جاتی ہیں لہٰذا پیدائش کے بعد کی اموات میں کمی واقع ہو جائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ ایسی "گم کردہ" بچیوں کی تعداد میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ امریکہ کے اعداد و شمار کے ادارہ نے کہا ہے کہ چین میں 1980ء تا 1990ء کے دوران پندرہ لاکھ بچیوں کو پیدائش سے پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا۔ یہی حال تائیوان کا ہے جہاں بچیوں کی جنس کا پتہ لگا کر پیدائش سے پہلے ہی ختم کر دیا جاتا ہے۔ جن عورتوں کے ہاں شروع میں بیٹے ہو جاتے ہیں وہ پھر بچیوں کی پیدائش کے خوف سے مانع حمل ادویہ استعمال کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ سروے میں کہا گیا ہے کہ تعلیم یافتہ گھرانوں میں جہاں بچیاں پڑھ لکھ کر ملازمت وغیرہ کے ذریعہ سے اپنا بوجھ خود اٹھا سکتی ہیں یا اپنے جہیز کے لئے بھی ماں باپ کا ہاتھ بٹا سکتی ہیں وہاں بچیوں کے خلاف تعصب کم ہے اگرچہ دل کی گہرائیوں سے وہ بھی بیٹے ہی چاہتے ہیں۔

مذکورہ بالا حالات حقیقتاً بہت دردناک ہیں۔ کاش ان قوموں کے رہنما ان وجوہات کو تلاش کریں جن کی وجہ سے ماں باپ بچیوں کو اس قدر ناقابل برداشت بوجھ سمجھتے ہیں اور ان اسباب کو دور کر کے ان مظلوم بچیوں کی بیسیس لیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں حتیٰ کہ ان کے ماں باپ بھی نہیں۔ سب سے بڑی لعنت تو جہیز کی ہے اگر اسی کا علاج کر لیں تو صورت حال بہتر ہو سکتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 17۔ جنوری تا 23۔ جنوری 1997ء)

بقیہ صفحہ 4

میں شامل ہو گیا"

(مرقاۃ الیقین و کرامات الصادقین)

حضرت امام الثالث نے ایک موقعہ پر فرمایا۔

"خدا نے ہمیں اس کام کے لئے اپنا آلہ بنایا ہے وہ اس وقت تک ہمیں اپنے ہاتھ میں رکھے گا اپنی حفاظت میں رکھے گا اور پیار سے ہمارا خیال رکھے گا جب تک ہم اس کی منشاء کے مطابق وہ کام کریں گے جو وہ (ہم سے) چاہتا ہے کہ ہم کریں لیکن اگر ہم اپنی کسی غفلت یا کوتاہی یا گناہ یا معصیت کے نتیجہ میں ایسا نہ کر سکیں تو خدا تعالیٰ کو ہماری پرواہ نہیں وہ تو غنی اور صمد ہے وہ ہمیں نجاست کے ایک ذرے سے بھی زیادہ حقیر سمجھے گا اور اٹھا کر پرے پھینک دے گا خدا کرے کہ کسی احمدی کو وہ گھڑی دیکھنی نصیب نہ ہو بلکہ ہمیشہ ہی اس کا پیار ہمیں نصیب رہے"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں)

حضرت امام الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہوں) نے امامت کے آغاز پر ہی ایک خطبہ میں بیان فرما کر متنبہ کیا تھا کہ روحانی دنیا میں صرف جسمانی تعلق نجات کا باعث نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امامت کے روحانی نظام کو سمجھنے کی توفیق دے اور ہر قسم کی لغزش سے ہمیشہ بچائے اور انجام بخیر کرے اور اپنے وعدوں کے مطابق اس نظام کو قیامت تک جاری رکھے۔

خبروں کی اشاعت

○ یہ بات قارئین کرام کے گوش گزار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اخبار الفضل ہر روز دن کے ڈیڑھ بجے طباعت کے لئے پریس میں چلا جاتا ہے جو خبر اس کے بعد دفتر میں پہنچتی ہے وہ اگلے روز سے پہلے اخبار میں شامل نہیں کی جا سکتی۔ اور اگلے روز شامل کرنے کا مطلب ہے کہ اس روز سے دو روز بعد خبر چھپے گی۔

گویا کہ جو خبر 10/1 کو ڈیڑھ بجے کے بعد مل گئی وہ اس سے اگلے روز اخبار میں لگے گی اور جو خبر اگلے روز اخبار میں لگے گی وہ 12/1 کے پرچہ میں چھپے گی اس بات کی وضاحت کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ بعض دوست ڈیڑھ بجے کے بعد خبر بھیج کر اگلے روز پوچھتے ہیں چھپی کیوں نہیں اگر اخبار کی طباعت کا معمول قارئین کے سامنے ہو تو یقیناً شکوہ کی کوئی گنجائش نہ ہو گی۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

درست رکھے۔ ایک شخص جس نے سائن بورڈ تو یہ لگایا ہو کہ اس کی دوکان پر بوٹ فروخت ہوتے ہیں۔ لیکن اندر اس نے چاول ڈال رکھے ہوں تو جب کوئی بوٹوں کا گاہک آئے گا دوکان میں چاول دیکھ کر اسے ملامت کرے گا اور وہ کچھ جواب نہ دے سکے گا۔ کیونکہ بوٹوں اور چاولوں میں اتنا بڑا فرق ہے کہ اس کے لئے بحث کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ لہٰذا اس کو خاموشی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ ہاں اگر چاولوں کا بورڈ لگا ہوا ہوتا تو موٹے یا باریک چاول کی بحث بھی ہو سکتی تھی۔ تو بعض باتیں اتنی موٹی اور ایسی واضح اور کھلی ہوتی ہیں کہ جن کے متعلق بحث کا کوئی موقع ہی نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر (احکام الٰہی) میں (عبادت) باجماعت ادا کرنے کا حکم نہ ہوتا تو ایک بے (عبادت) کو یہ بحث کرنے کا موقع مل سکتا تھا کہ میں تو گھر پر ہی (عبادت) کر لیتا ہوں لیکن جس صورت میں (عبادت) باجماعت ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور وہ (بیت) میں (عبادت) باجماعت ادا کرنے کے لئے نہیں آتا وہ یہ عذر نہیں کر سکتا کہ میں گھر پر پڑھ لیتا ہوں۔ پس ایسے احکام جو کھلے اور نمایاں ہوں ہر ایک کی جن پر نظر پڑتی ہو ان کی پابندی سے انسان کے اندر ایک قومی غیرت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے وہ اخلاق سے اتنا دور نہیں جا پڑتا کہ قوم میں مطعون ہو جائے۔

... دوسری بات جو اخلاق کی درستی کے لئے ضروری ہے اور جس سے (دین) نے اصولاً منع کر دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی نقصان رساں چیز کی عادت نہ ڈالنا چاہئے۔... علاوہ اس کے کہ حقہ نوشی تمام بداخلاقیوں کا منبع ہے۔ اور اس سے انسان پست ہمت اور دوسروں کا غلام بن جاتا ہے۔ اس کی عادت سے بہت سے امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ حقہ اعصاب کو نقصان پہنچاتا ہے۔ دمہ، رعشہ اور بیسیوں بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پس دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ تمباکو پینے سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ یہ علاوہ بہت سی بداخلاقیوں کے صحت کی خرابی کا بھی موجب ہے۔ احمدیہ چوک اور ہمارے بازاروں میں حقہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے کارکنوں کو بہت سختی کے ساتھ اس امر کی نگرانی کرنی چاہئے۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے بازاروں میں دوکانوں پر حقہ پیا جاتا ہے۔ حضرت صاحب (حضرت بانی سلسلہ) کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی نسبت آپ کو اطلاع دی گئی کہ وہ ہر وقت مہمان خانہ میں بیٹھا حقہ پیتا ہے۔ آپ نے اس کو فوراً نکال دیا۔ کہاں یہ بات کہ حقہ پینے والے کو حضرت صاحب مہمان خانہ سے نکال دیں۔ اور کہاں یہ کہ اب ہمارے چوک اور بازاروں میں بھی حقہ پیا جاتا ہے۔ اگر کارکنوں سے غفلت ہوئی تھی تو جماعت کے دوسرے دوستوں کا فرض تھا کہ وہ دوکانداروں سے جن کی دوکانوں پر حقہ پیا جاتا ہے۔ یا سگریٹ فروخت کئے جاتے ہیں۔ سودا لینا بند کر دیتے۔ اول تو کارکنوں کے اندر اس نقص کو دور کرنے کا احساس پیدا ہونا چاہئے تھا۔ اگر ان میں نہیں ہوا تھا تو دوسرے لوگوں کا فرض تھا کہ وہ ان کو یاد دلاتے عام لوگوں کو تو حقہ پینے سے جبراً نہیں روک سکتے۔ مگر چونکہ یہ صحت خراب کرتا ہے۔ اس لئے ہم اپنے طالب علموں پر جبر بھی کر سکتے ہیں۔ اس وقت تک بہت سے لوگوں نے میری نصیحت پر حقہ چھوڑ دیا ہے۔ اور ہر طبقہ کے لوگوں نے چھوڑا ہے۔ چھوٹوں نے بھی اور بڑوں نے بھی امراء نے بھی اور غرباء نے بھی۔ امید ہے بقیہ لوگ بھی اس بد عادت کو چھوڑ دیں۔

... یہ دونوں امور جو میں نے بیان کئے ہیں نہ صرف یہ کہ بری عادتیں ہیں۔ بلکہ دجال کی نشانیاں ہیں۔ اس لئے دجالی نشانیوں کو مٹاؤ اور اپنی اصلاح کرو اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرو۔ تا دنیا کے لئے نمونہ بنو۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور تمام بداخلاقیوں کے موجب امور سے بچنے میں تمہاری مدد فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت صاحب کی دونوں نصیحتوں پر عمل کرنے کی کامل طور پر توفیق عطا کرے ہمیں تمام امراض سے بچائے اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرنے والے بنائے۔ آمین

اعلان

○ نظارت تعلیم وقتاً فوقتاً تعلیمی اداروں میں پڑھائے جانے والے ڈگری کورسز میں داخلہ کے اشتہارات الفضل میں شائع کرواتی ہے تاکہ طلباء اس سلسلہ میں بروقت کارروائی کر سکیں۔ ذیل میں صرف ان پروگراموں کے بارے میں تحریر کیا جا رہا ہے جن کا اشتہار الفضل میں شائع ہو چکا ہے لیکن فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ دور ہے۔ ساتھ متعلقہ تاریخ کے الفضل کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔ طلبہ اس سے استفادہ کریں۔

1 نام کورس Lums کا B.Sc انرز (کمپیوٹر سائنس واکنامکس) پروگرام فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-2-16 حوالہ الفضل 23-11-96

2 نام کورس Lums کا MBA پروگرام فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-3-2 حوالہ الفضل 96-11-23

3 نام کورس نیشنل کالج آف آرٹس کا ارکیٹیکچر۔ فائن ارٹس 'ڈیزائن پروگرام فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-2-1 حوالہ الفضل 97-1-22

4 نام کورس آغا خان یونیورسٹی کا M.B.B.S پروگرام فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-2-27 حوالہ الفضل 97-1-14

5۔ نام کورس قائد اعظم یونیورسٹی کا M.Phil پروگرام فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-1-30 حوالہ الفضل 97-1-16۔

(نظارت تعلیم)

امداد برائے مستحق طلباء

○ ان بابرکت ایام میں مستحق طلباء کی امداد کرنا یاد رکھیں شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم ماسٹر حمید احمد سنیاسی صاحب (مکتبہ فیض عام ربوہ) مورخہ 97-1-25 کو وفات پا گئیں آپ موصیہ تھیں۔ اگلے روز آپ کا جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور دعا مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب نے کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم بشارت احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ چنیوٹ کی والدہ صاحبہ مورخہ 97-1-20 کو سی ایم ایچ کھاریاں میں وفات پا گئیں۔ اسی روز آپ کے گاؤں پوڑانوالہ میں جنازہ ہوا۔ آپ موصیہ تھی اگلے روز جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ پڑھایا۔ اور قبرستان نمبر1 میں تکمیل تدفین کے بعد مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست ہے۔

اظہار تشکر و درخواست دعا

○ مکرم منیر احمد صاحب قریشی 61 ایڈن ولاز متصل ماڈل ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔

میری اہلیہ فہمیدہ منیر علاج کے لئے لندن کے ایک ہسپتال میں داخل تھیں مورخہ 96-10-23 کو اچانک وفات پا گئیں۔ اور تیمارداری کے لئے ان کے ساتھ لندن گئی ہوئی بیٹی بھی شدت غم سے اپنے حواس کھو بیٹھی۔ اس صدمہ پر احباب جماعت نے انتہائی ہمدردی و محبت کا سلوک کیا۔ میں اس موقع پر ہمدردی کرنے والی لندن جماعت کی بہنوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان بہنوں کا بھی جو اس موقع پر میری بیٹی کو اپنے گھر لے گئیں اور آج تک اسے اپنی نگرانی میں رکھا ہوا ہے اور بے لوث خدمت کر رہی ہیں کیونکہ بیٹی فی الحال سفر کے قابل نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے میری بیٹی کو صبر اور صحت کاملہ سے نوازے نیز اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28 - جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ مذہب کو انتشار کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ اسلام کا نام تو دیا مگر ہم اسلامی معاشرہ قائم نہیں کر سکے۔ جمہوریت سے وابستگی نہ دکھا سکے۔ چار بار مارشل لاء لگا جس سے جمہوری عمل رکتا رہا۔ معاشی اور سماجی عدل کے میدان میں ہماری کارکردگی ناقابل رشک ہے۔ پاکستانی قوم باصلاحیت ہے۔ اپنی کوتاہیوں سے نجات حاصل کرنی چاہئے امید ہے اگلی حکومت دانشمندی کا مظاہرہ کرے گی۔ وہ تحریک پاکستان میوزیم آف آرکائیوز کے افتتاح کے موقع پر لاہور میں خطاب کر رہے تھے۔ جو سابق فری میسن ہال میں بنایا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف مقدمہ قتل درج کرنے کی یقین دہانی پر ایوان صدر کے سامنے جماعت اسلامی نے دھرنا منسوخ کر دیا۔ یہ مقدمہ 24۔ جنوری 96ء کو بے نظیر حکومت کے خلاف جماعت اسلامی کے مظاہرہ کے دوران ہلاک ہونے والوں کے قتل کے الزام میں درج کیا جائے گا۔ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے بتایا کہ بے نظیر بھٹو جنرل نصیر اللہ بابر، محمد عارف خان نکئی، آفتاب شیرپاؤ، اور مشتاق اعوان اور افسروں کے خلافہ مقدمہ قتل درج کرنے کی یقین دہانی صدر لغاری نے فون پر اور وزیراعظم نے ملاقات میں کرائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لغاری نواز شریف گٹھ جوڑ نہیں چلے گا۔ بے نظیر اور نواز شریف کو ووٹ دینے والا خیانت کا مجرم ہو گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کا ہیلی کاپٹر دادو میں داخل ہوا تو نامعلوم افراد نے اس پر فائرنگ کی مگر خوش قسمتی سے وہ محفوظ رہیں۔

○ وفاقی کابینہ نے الیکشن سے صرف چھ روز قبل عوامی نمائندگی کے ایکٹ میں بعض انتہائی اہم ترامیم کر کے الیکشن ٹریبونل کے اختیار میں اضافہ کر دیا ہے جن کے تحت کسی بھی نو منتخب امیدوار کے خلاف کوئی اطلاع موصول ہونے کے بعد الیکشن ٹریبونل از خود کارروائی کر سکے گا اور اس کے فیصلے تک ایسے نو منتخب امیدوار کو "رکن" تصور نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر یہ ثابت ہو گیا کہ کسی نو منتخب امیدوار نے قرضوں کی نادہندگی کے معاملے میں یا ٹیکس، سرکاری واجبات اور یوٹیلٹی بلوں کے بارے میں غلط بیانی سے کام لیا ہے تو الیکشن ٹریبونل ایسے امیدوار کا نتیجہ منسوخ کر کے اس کی جگہ کسی دوسرے امیدوار کو کامیاب قرار دے سکے گا۔ تاہم ایسا فیصلہ کرنے سے پہلے امیدوار کو صفائی کا موقع دیا جائے گا۔

○ صدر مملکت نے کہا کہ بے نظیر حکومت بحال ہو گئی تو استعفیٰ دینا میری آئینی مجبوری تو نہیں ہو گا تاہم اخلاقی طور پر میں اس کا جائزہ لوں گا۔ بحال ہونے والی حکومت میرے ساتھ چلتی ہے یا نہیں اس کا انحصار وزیراعظم پر ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ قومی دفاعی و سلامتی کونسل معاشی امور کی بھی نگرانی کرے گی۔ اس سے ملک کے اعلیٰ حکومتی فیصلوں میں استحکام آئے گا۔ انہوں نے سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ فوج سیاست میں مداخلت نہیں کر رہی بے نظیر کو اس کا علم ہے۔

○ قاضی حسین احمد نے ایوان صدر کے سامنے دھرنا کا پروگرام منسوخ کرتے ہوئے کہا ہے "فاروق لغاری سے تین فروری کے بعد بھی کام لینا ہے" انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ صدر نے وعدہ کیا ہے کہ بے نظیر کے خلاف آج (28۔ جنوری کو) قتل کا مقدمہ درج کر لیا جائے گا۔

○ اگر محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت بحال بھی ہو گئی تو لغاری اسے چلنے نہیں دیں گے۔ سیاسی جماعتیں سپریم کورٹ کے ممکنہ فیصلوں کو پیش نظر رکھ کر ہر حکمت عملی پر غور کر رہی ہیں۔ بحالی کی صورت میں بے نظیر قومی حکومت بنانے کی پیشکش کر سکتی ہیں۔ نواز شریف اس مرحلہ پر صدر کا موڈ اور مقتدر قوتوں کی مرضی دیکھیں گے۔ اعتماد کے ووٹ کے وقت فاٹا، اقلیتی ارکان، مصطفے کھر بریگیڈیئر اصغر، ارباب جہانگیر اور ظفر علی شاہ بے نظیر کا ساتھ چھوڑ بھی سکتے ہیں۔ مسلم لیگ کے ٹکٹ سے محروم ارکان طارق بانڈے، ہمایوں اختر اور امجد یاسین وغیرہ نواز شریف کا ساتھ چھوڑ بھی سکتے ہیں۔

○ نگران وزیراعظم ملک معراج خالد نے قاضی حسین احمد سے گفتگو میں کہا کہ میں تین ماہ میں کچھ نہیں کر سکا۔ بیوروکریسی خود قابل احتساب ہے اس کے ذریعے احتساب کرنا ممکن ہی نہیں۔ یہ کام صرف عوامی انقلاب سے ہی ہو سکتا ہے۔ تین فروری کے بعد تحریک احتساب میں شریک ہو جاؤں گا۔

○ جمال لغاری نے اپنے مخالف ذوالفقار کھوسہ کو عدالت کے ذریعے نااہل قرار دیئے جانے میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد جلوس نکلا اور کھوسہ ہاؤس کے سامنے ہوائی فائرنگ کی جس سے شرکاء میں بھگدڑ مچ گئی۔ ذوالفقار کھوسہ اور جمال لغاری نے فائرنگ کا ایک دوسرے کو الزام دیا ہے۔

○ صدر کو سندھ حکومت سے ماورائے عدالت ہلاکتوں کا ریکارڈ نہیں مل سکا۔ صدر کے وکیل خالد انور نے بتایا کہ انتظامیہ اور پولیس نے ریکارڈ فراہم کرنے میں تعاون نہیں کیا۔ سندھ کے سیکریٹری داخلہ اور آئی جی پولیس نے ریکارڈ کی موجودگی سے انکار کیا ہے۔ جبکہ وزیر اعلیٰ سندھ نے بھی "مشکل ہے" کہہ کر جواب دے دیا ہے؟ اس پر سپریم کورٹ نے سوال کیا کہ پھر صدر کے پاس کون سا مواد تھا۔ خالد انور نے کہا کہ صدر نے قانونی مواد نہیں دیکھا۔ یہ بھی درست ہے کہ اسمبلی توڑتے وقت وہ دستاویزات صدر کے سامنے نہیں تھیں جواب عدالت میں لائی گئی ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ یہ بات نوٹ کر لی گئی ہے۔

○ صدر کے وکیل نے سپریم کورٹ کے سامنے اپنے دلائل میں سارا زور سپریم کورٹ کے ججوں کے کیس میں، فیصلے کے خلاف سابق وزیراعظم کے ردعمل پر دیا۔ انہوں نے کہا کہ سابق وزیراعظم نے عدلیہ پر نکتہ چینی کی۔ فاضل چیف جسٹس نے جواب دیا کہ اللہ ججوں کو صبر جمیل عطا کرے۔

○ پنجاب میں 233۔ امیدواروں کے سروں پر تلوار لٹکا دی گئی ہے۔ پنجاب حکومت نے صوبائی محکموں کے نادہندگان الیکشن لڑنے والوں کی فہرست جاری کر دی اور انہیں کہا گیا ہے کہ وہ 30۔ جنوری تک ادائیگی کریں ورنہ ان کے نام نااہلی کے لئے الیکشن کمیشن کو بھجوا دیئے جائیں گے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ وردی میں کونسل کو مشورے دینا فوج کا اختیارات سے تجاوز ہو گا۔

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ میں ہتھیلی پر سر رکھ کر میدان میں آیا ہوں۔ ایک طرف آزمائے ہوئے وہی مکروہ چہرے اور اندھیرے ہیں دوسری طرف تحریک انصاف کی باکردار قیادت اور نئے سویرے ہیں۔ گھر گھر یہ پیغام پہنچا دیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر احتساب آرڈیننس پر عمل کروانے کی ذمہ داری مجھے سونپ دیں ایک ہفتے میں بے نظیر، نواز شریف، اور دیگر لٹیروں کو کھمبوں پر لٹکا کر حساب کتاب کر لوں گا۔

○ بجلی کی قیمت میں 6.9 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن سٹیشنوں کے لائسنس نیلام ہوں گے۔ الیکشن ٹریبونل منتخب رکن اسمبلی کو معطل کر سکے گا۔ کسی امیدوار کو اس وقت تک منتخب قرار نہیں دیا جائے گا جب تک وہ اخراجات کا گوشوارہ نہیں پیش کر دیتا۔

LOVE FOR ALL ★ HATRED FOR NONE
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون : 213158

آپ نے کوئی چیز فروخت کرنی ہو یا خریدنی ہو ہم سے رابطہ کریں
صوفہ سیٹ، ٹی وی، ڈریسنگ میز و آفس میز، کرسیاں
پلاٹ و مکان برائے فروخت پاک لینڈ ٹریڈرز نیلام گھر
موجود ہیں۔ فون: 211261 اقصیٰ چوک ربوہ

تیسرے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 213100

خواتین کیلئے خاص دوائیں
• تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کی مشہور عالم گولیاں۔
• نور نظر: اولاد نرینہ کے لئے کامیاب دوا۔
• سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کی مفید دوا۔
مزید مشورہ اور علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور
فون : 636 6931-631 1931